از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 4 اکتوبر 1951

آر ایس ملک متھرا داس کے لیے بھیم سین

بنام

دی اسٹیٹ آف پنجاب

یونین آف انڈیا- مداخلت کار۔

چودھری ہر بنس لال کے لیے پریم ناتھ

بنام

دی اسٹیٹ آف پنجاب

رتّن چند کے لیے بھیم سین

بنام

دی اسٹیٹ آف پنجاب

کنور کشور کے لیے چودھری ہنس راج

بنام

دی اسٹیٹ آف پنجاب

شانتی سروپ کے لیے آتما سنگھ

بنام

دی اسٹیٹ آف پنجاب

[ہری لال کانیا چیف جسٹس، مہر چند مہاجن اور چندر شیکھر اایئر جسٹس صاحبان]

امتناعی نظر بندی ایکٹ (IV، سال 1950)، دفعہ 3 (1)-کالا بازاری کے لیے امتناعی نظر بندی-ماضی کی سرگرمیوں پر مبنی حکم-جواز-بنیاد کی کافی مقدار پر غور کرنے کا عدالت کا اختیار-امتناعی نظر بندی (ترمیم) ایکٹ، 1951 کے تحت ایڈوائزری بورڈز کے قیام کا اثر۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کالابازاری کو روکنے کے لیے حراست کے حکم کو محض اس وجہ سے غیر قانونی نہیں ٹھہرایا جا سکتا کہ اس طرح کی حراست کی بنیاد پر حراست کے اختیار نے صرف حراست میں لیے گئے شخص کی ماضی کی سرگرمیوں کا حوالہ دیا ہے، کیونکہ ماضی کی سرگرمیوں کی مثالیں ایک ذہنی یقین کو جنم دے سکتی ہیں کہ ایسے شخص کو مستقبل میں کالابازاری میں ملوث ہونے سے روکنے کے لیے اسے حراست میں لینا ضروری ہے۔

امتناعی نظر بندی ایکٹ 1950 کے تحت، اس بات کا جائزہ کہ آیا حراست کا حکم دیا جانا چاہیے، حراست کے اختیار کا ساپیکش اطمینان ہے۔ عدالت کو اس بات پر غور کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے کہ آیا اتھارٹی کی طرف سے فراہم کردہ بنیاد اس طرح کے اطمینان کو جنم دینے کے لیے کافی ہیں یا نہیں۔ ترمیم شدہ ایکٹ، سال 1951 کے ذریعے ایڈوائزری بورڈ کے قیام نے معاملے کو جائز نہیں بنایا ہے، اور ترمیم شدہ ایکٹ کے بعد بھی عدالت کو اس بات پر غور کرنے کا اختیار نہیں ہے کہ آیا فراہم کردہ بنیاد حراست کا حکم دینے کے لیے کافی ہیں یا نہیں۔

اپیلیٹ فوجداری کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 45 سے 49، سال 1951۔

شملہ (بھنڈاری اور سونی جسٹس صاحبان) میں نظام عدلیہ کی عدالت عالیہ کے 20 اگست 1951 کے فیصلوں اور احکامات کی اپیل، فوجداری رٹ مقدمات نمبر 46 سے 50، سال 1951 میں۔

فوجداری اپیل نمبر 45 اور 49 میں اپیل گزاروں کے لیے جے گوپال سیٹھی (آر ایل کوہلی اور سری رام کمار، ان کے ساتھ)۔

فوجداری اپیل نمبر 46 میں اپیل کنندہ کے لیے این سی چٹرجی (ہر دیال ہارڈی اور آر ایل کوہلی، اس کے ساتھ)۔

فوجداری اپیل نمبر 48 میں اپیل کنندہ کے لیے ہر دیال ہارڈی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and integrity of this document

ایس ایم سیکری، پنجاب کے ایڈوکیٹ جنرل (این ایس دوبیا، ان کے ساتھ) تمام اپیلوں میں مدعاعلیہ کی طرف سے۔

ایم سی سیتلواڈ، اٹارنی جنرل برائے بھارت (جی این جوشی، ان کے ساتھ) فوجداری اپیل نمبر 45 میں مداخلت کرنے والے کی طرف سے۔

4.1951 اکتوبر۔عدالت کا فیصلہ چیف جسٹس کانیا نے سنایا۔

یہ مشرقی پنجاب کی عدالت عالیہ کے فیصلوں کی پانچ ساتھی اپیلیں ہیں اور ہمارے سامنے دلیل دی گئی بنیادی بات یہ ہے کہ اپیل گزاروں کی امتناعی نظر بندی کے قانون کے تحت حراست کی قانونی حیثیت اس بنیاد پر ہے کہ وہ کپاس کے ٹکڑوں میں کالا بازاری میں مصروف ہیں۔

جالندور تھوک کپڑے کا سنڈیکیٹ حکومت پنجاب کے اختیار (کپڑا) آرڈر کے تحت کپڑے کی تقسیم کے لیے تشکیل دیا گیا تھا جو ضروری سپلائیز ایکٹ کے تحت منظور کیا گیا تھا۔ کپڑوں کے تھوک فروشوں کے طور پر لائسنس رکھنے والے بعض افراد نے خود کو ایک کارپوریشن میں تشکیل دیا اور حکومت کے زیر انتظام تمام کپڑے ان کے بذریعے ضلع میں خوردہ متعین شدہ میں تقسیم کیے گئے۔ حکومت نے خوردہ فروشوں کو متعین مختص کیا اور حکومت کی طرف سے ہر خوردہ فروش کو تقسیم کے اختیار کے تحت کچھ گٹھریاں دینے کے احکامات جاری کیے گئے۔ اگر کچھ ریٹیل لائسنس ہولڈرز نے حکومت بھارت، محکمہ صنعت ورسد کی طرف سے جاری کردہ 4 اکتوبر 1950 کے نوٹیفکیشن کے تحت انہیں الاٹ کیے گئے کوٹے کی ڈیلیوری نہیں لی، تو یہ، دیگر باتوں کے ساتھ، بشرطیکہ تھوک سنڈیکیٹ ان گٹھریوں کو دے سکتا ہے جو کسی دوسرے خوردہ فروش کو نہیں اٹھائی گئیں۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ تھوک اور خوردہ فروخت ہونے والے کپڑے کی قیمت حکومتی احکامات کے تحت طے کی گئی تھی۔ سنڈیکیٹ پر شبہ تھا کہ وہ کالے بازار میں کاروبار کر رہا ہے اور جالندور کے ضلع مجسٹریٹ نے اسے کئی بار اس کی سرگرمیوں کے خلاف خبردار کیا تھا۔ 7 جون 1951 کو ڈسٹرکٹ آرگنائزر، سول سپلائیز اینڈ راشننگ، جالندور کی طرف سے تھوک کپڑا کارپوریشن، جالندور سٹی کے مینجنگ ایجنٹوں کو ایک

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and
integrity of this document

حکم جاری کیا گیا، جس میں بتایا گیا کہ ان کی تحریری طور پر پیشگی اجازت کے بغیر کسی بھی غیر ختم شدہ ذخیرہ کو غیر معینہ مدت کے خلاف ٹھکانے لگانے سے سختی سے منع کیا گیا ہے۔ انہیں مزید ہدایت کی گئی کہ اس کے بعد سے کسی بھی ذخیرہ کو انفرادی خوردہ فروش کو فروخت کرنے کی اجازت نہیں ہو گی، بلکہ اسے صرف خوردہ فروش کی انجمنوں کو فروخت کرنے کی اجازت دی جائے گی۔ یہ کہا گیا تھا کہ یہ خط 4 اکتوبر 1950 کے حکومت بھارت کے نوٹیفکیشن کی شق 5 کے مطابق نہیں تھا، جس میں تھوک سنڈیکیٹ کو کسی دوسرے خوردہ فروش یا اسی ضلع کے خوردہ فروشوں کی انجمن کو غیر لفٹ شدہ کپڑا فروخت کرنے کی آزادی دی گئی تھی۔ مزید یہ بات قابل ذکر ہے کہ کاٹن کلاتھ اختیار آرڈر 1950 سے پہلے ہی عمل میں تھا۔ کچھ وقت کے لیے کپڑے کی تقسیم پر اختیار اٹھا لیا گیا لیکن قیمت حکومت کے اختیار میں رہی۔ اس دوران یہ الزام لگایا گیا ہے کہ اپیل گزاروں اور کئی دیگر افراد نے حکومت کی طرف سے مقرر کردہ نرخوں سے زیادہ پر کپڑا فروخت کیا۔ یہاں تک کہ جب تقسیم اور قیمت دونوں پر قابو پایا جاتا تھا، تب بھی تولیدی ملوں کو حکومت کی طرف سے مقرر کردہ قیمتوں پر کپڑے کا ایک خاص فیصد فروخت کرنے کی اجازت دی جاتی تھی جسے حکومت نے اپنے اختیار میں نہیں لیا تھا۔ اسے مفت فروخت کے کپڑے کے طور پر بیان کیا گیا تھا اور یہ الزام لگایا گیا تھا کہ اپیل کنندگان اور کئی دیگر اس مفت فروخت کے کپڑے میں کالا بازاری کر رہے تھے۔

19 جون 1951 کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی طرف سے منظور کردہ ایک حکم کے ذریعے، انہوں نے ہدایت کی کہ اپیل گزاروں کو امتناعی نظر بندی ایکٹ کی دفعہ 3(2) کے تحت حراست میں لیا جائے تاکہ انہیں اس انداز میں کام کرنے سے روکا جا سکے جو کپڑے کی فراہمی کی دیکھ بھال کے لیے نقصان دہ ہو، جو کمیونٹی کے لیے ضروری ہے۔ 2 جولائی 1951 کو ضلع مجسٹریٹ جالندور نے ہدایت دی کہ اپیل گزاروں کو 2 جولائی سے 1 اکتوبر 1951 تک ضلع جیل جالندور میں رکھا جائے۔ اسی کے مطابق اپیل گزاروں کو حراست میں لیا گیا۔ 6 جولائی کی صبح انہیں ان کی حراست کی بنیاد دی گئی۔ اس بنیاد میں اپیل گزاروں کی سرگرمیوں کو مختلف فرموں یا مذکورہ فرموں یا کارپوریشنوں کے ملازمین میں مینجنگ ایجنٹوں یا شراکت داروں کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ یہ کہا گیا تھا کہ وہ جون 1949 سے اکتوبر

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and integrity of this document

1950 تک ضلع جالندور کے لیے موصول ہونے والے کپڑوں کے زیادہ تر ذخائر کو کالے بازار میں زبردست نرخوں پر ٹھکانے لگا رہے تھے، اس عرصے کے دوران جب تقسیم پر اختیار ہٹا دیا گیا تھا اور یہ کہ اکتوبر 1950 میں اس اختیار کو دوبارہ نافذ کرنے کے بعد بھی، انہوں نے آرڈر کی منظوری اور اس کی خدمت کے درمیان مختصر وقفے میں ڈائریکٹر سول سپلائیز کی ہدایات کے تحت منجمد کیے گئے کپڑے کو ٹھکانے لگا دیا۔ دوسری بنیاد اس فرم کے اراکین کی حیثیت سے ان کی انفرادی سرگرمیوں کے حوالے سے تھی جس میں وہ کالے بازار میں کپڑوں کے ذخیرہ کو اختیار شدہ ذخیرہ سے زیادہ نرخوں پر، مختلف ڈیلروں کو، ایجنٹوں کے بذریعے ٹھکانے لگانے میں شراکت دار تھے۔ تفصیلات ضمیمہ 'A' میں بیان کی گئی تھیں۔ وہ مفت فروخت والے کپڑے کا حوالہ دیتے ہیں۔ تیسرے میدان میں یہ الزام لگایا گیا کہ غیر قانونی طریقوں سے انہوں نے کپڑے کے مختلف ذخائر کے جائز دعویداروں کو محروم کر دیا تاکہ اسے زیادہ قیمتوں پر کالے بازار میں منتقل کیا جا سکے۔ ہمیں نہیں لگتا کہ ان بنیادوں کی مزید تفصیلات میں جانا یا دیگر بنیادوں کا حوالہ دینا ضروری ہے۔

9 جولائی 1951 کو آئین ہند کے آرٹیکل 226 کے تحت مشرقی پنجاب عدالت عالیہ میں درخواستیں دائر کی گئیں جن میں ریاست کے خلاف اس بنیاد پر حوالگی کے حکم کی رٹس طلب کی گئیں کہ اپیل گزاروں کی امتناعی نظر بندی کے قانون کے تحت حراست غیر قانونی تھی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے بدنیتی کے الزام کو چیلنج کرتے ہوئے جواب میں اپنا حلف نامہ دائر کیا اور اپیل گزاروں کی سرگرمیوں کے کچھ تفصیلی واقعات بیان کیے اور دعوی کیا کہ انہیں موصول ہونے والی رپورٹوں پر وہ مطمئن ہیں کہ اپیل گزاروں کی حراست ضروری تھی۔ اگست 1951 کے اوائل میں، ایگزیکٹو حکام نے اپیل گزاروں کا لائسنس کپڑا فروشوں کے طور پر منسوخ کر دیا۔ عدالت عالیہ نے درخواستیں مسترد کر دیں اور درخواست کنندگان ہمارے پاس اپیل پر آئے ہیں۔

امتناعی نظر بندی ایکٹ 1950 کی دفعہ 3 میں کہا گیا ہے کہ مرکزی حکومت یا ریاستی حکومت، اگر کسی بھی شخص کے حوالے سے مطمئن ہو کہ اسے کمیونٹی کے لیے ضروری سامان اور خدمات کی دیکھ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and
integrity of this document

بھال کے لیے کسی بھی طرح سے نقصان دہ کام کرنے سے روکنے کے لیے ایسا کرنا ضروری ہے، تو ایک حکم دے سکتی ہے جس میں ہدایت کی گئی ہو کہ ایسے شخص کو حراست میں لیا جائے۔ اس شق کی شرائط کے مطابق کام کرنے کا اختیار دفعہ 3(2) کے ذریعے ضلع مجسٹریٹ کو دیا گیا تھا۔ تاہم اس طرح کے مجسٹریٹ کو ریاستی حکومت کو ایک رپورٹ پیش کرنے کی ضرورت تھی جس کے وہ حکم کے بارے میں ماتحت تھا اور یہ بھی کہ وہ وہ بنیادیں بھیجیں جن پر حکم دیا گیا تھا اور ایسی دیگر تفصیلات بھیجیں جن کا، ان کی رائے میں، حکم کی ضرورت پر اثر پڑتا ہے۔

یہ متنازعہ نہیں ہے کہ کالا بازاری کو روکنے کے لیے امتناعی نظر بندی ایکٹ کی دفعہ 3(2) کے تحت حکم ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے ذریعے منظور کیا جا سکتا ہے۔ اپیل گزاروں کی جانب سے یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ ان کی حراست کی بنیاد پر صرف جون 1951 سے پہلے کی ان کی سرگرمیوں کا حوالہ دیا جاتا ہے۔ اسے قابل اعتراض نہیں سمجھا جا سکتا کیونکہ ان سرگرمیوں کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ دفعہ کے تحت مطلوبہ اطمینان پیدا ہوا تھا۔ اس کے بعد یہ دلیل دی گئی کہ ضلع میں ٹکڑوں کی تقسیم اور فروخت اور قیمت کے مکمل اختیار میں موجود ایسی خامیوں کو 7 جون 1951 کے ڈسٹرکٹ آرگنائزر کے حکم سے سیل کر دیا گیا تھا۔ اس حکم کی بنا پر سنڈیکیٹ یا کارپوریشن ڈسٹرکٹ آرگنائزر کے لکھے ہوئے فوری حکم کے بغیر کوئی کپڑا فروخت نہیں کر سکتا تھا، اور اس لیے اس تاریخ کے بعد کسی بھی اپیل کنندہ کے ذریعے کالا بازاری نہیں ہو سکتی تھی اور اس لیے حکم کو بلا جواز قرار دیا گیا تھا۔ اس کے بعد یہ دلیل دی گئی کہ اب کسی بھی صورت میں چونکہ ان کے لائسنس منسوخ کر دیے گئے ہیں، وہ کپڑے میں معاملہ نہیں کر سکتے اور ان کے خلاف اب برقرار رکھا گیا حراست کا حکم روک تھام سے زیادہ سزا کی نوعیت کا ہے۔ یہ دلیل دی گئی کہ امتناعی نظر بندی ایکٹ کے تحت احکامات اس مقصد کے لیے تھے کہ کسی شخص کو مستقبل میں اس قابل اعتراض طریقے سے کام کرنے سے روکا جائے جس پر ایکٹ میں غور کیا گیا تھا اور جون 1951 سے قبل ان کی مبینہ سرگرمیوں کے حوالے سے احکامات جاری کرنا ایکٹ کے دائرہ کار سے باہر تھا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ہماری رائے میں عدالت عالیہ نے اس معاملے کو بالکل درست طریقے سے دیکھا۔ماضی کی سرگرمیوں کی مثالیں ضلعی مجسٹریٹ کی ساپیکش ذہنی یقین کو جنم دینے میں غور کرنے کے لیے متعلقہ ہیں کہ اپیل کنندگان قابل اعتراض سرگرمیوں میں ملوث ہونے کا امکان رکھتے تھے۔حراست کے لیے جو بنیادیں دی گئی تھیں وہ متعلقہ ہیں اور یہ سوال کہ آیا وہ کافی ہیں یا نہیں، عدالت فیصلے کے لیے نہیں ہے۔مقننہ نے حکم کی منظوری کے لیے حکم کو ضروری بناتے ہوئے اتھارٹی کو صرف ساپیکش اطمینان دیا ہے۔یہ دلیل کہ چونکہ ترمیم ایکٹ، سال 1951 میں ایک مشاورتی بورڈ تشکیل دیا گیا ہے، جو ایگزیکٹو اتھارٹی کے ذریعے لیے گئے فیصلے کی نگرانی اور اس پر نظر انداز کر سکتا ہے، اور اس لیے یہ سوال کہ آیا اطمینان کو جنم دینے کے لیے بنیاد کافی ہیں، عدالت میں ایک منصفانہ مسئلہ بن گیا ہے، واضح طور پر غیر معقول ہے۔ابتدائی حکم دینے کا اطمینان ہمیشہ امتناعی نظر بندی ایکٹ تحت ہوتا ہے اور رہا ہے، جو حکم دینے والے اتھارٹی کا ہے۔چونکہ ترمیم شدہ ایکٹ، سال 1951 ایک نگران اتھارٹی قائم کرتا ہے، کہ صوابدیدی اور ساپیکش جائزے کو ختم نہیں کیا جاتا ہے اور ایڈوائزری بورڈ کے قیام سے، ہماری رائے میں، عدالت کو یہ فیصلہ کرنے کا دائرہ اختیار نہیں دیا گیا ہے کہ آیا حکم دینے والے اتھارٹی کا ساپیکش فیصلہ درست تھا یا نہیں۔لہذا، اس بنیاد پر کارروائی کرتے ہوئے کہ یہ فیصلہ کرنے کا دائرہ اختیار کہ آیا اپیل کرنے والوں کو اپیل کرنے والوں کو بتائی گئی بنیادوں پر امتناعی نظر بندی ایکٹ کے تحت حراست میں رکھا جانا چاہیے، ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا ہے۔موجودہ مقدمات میں، اپیل گزاروں کی جانب سے دو دلائل پیش کیے گئے۔اس بات پر سختی سے زور دیا گیا کہ 7 جون 1951 کے ڈسٹرکٹ آرگنائزر کے حکم کی وجہ سے، حکومت کے زیر اختیار کپڑے کی تقسیم اور فروخت کی اسکیم میں جو واحد خامی باقی رہ گئی تھی اسے سیل کر دیا گیا اور اس حکم کے بعد کسی بھی اپیل گزار کے ذریعے کوئی کالا بازاری کرنا ناممکن تھا۔ہم اس دلیل کو قبول کرنے سے قاصر ہیں۔پہلی بات یہ ہے کہ یہ حکم ایک انتظامی حکم معلوم ہوتا ہے اور انتباہ کی نوعیت کا ہے۔یہ 4 اکتوبر 1950 کے مرکزی حکومت کے حکم کی شق 5 کی توضیعات سے متصادم ہے۔اس کے علاوہ، یہ حکم اس کے لیے دعوی کردہ نتیجہ نہیں لاتا ہے۔بہت سارے کپڑے جنہیں ساز گار کو سرکاری ایجنسیوں سے باہر کے افراد کے بذریعے تقسیم

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کرنے کی اجازت ہے، اب بھی محفوظ کیے جاسکتے ہیں اور حکومت کی طرف سے مقرر کردہ نرخوں سے زیادہ نرخوں پر فروخت کیے جاسکتے ہیں۔ دوسری دلیل یہ تھی کہ چونکہ اپیل گزاروں کے لائسنس اب منسوخ کر دیے گئے ہیں، اس لیے وہ کپڑے کا بالکل بھی سودا نہیں کر سکتے اور اس لیے ان کے کالے بازار کی سرگرمیوں میں ملوث ہونے کا کوئی اندیشہ نہیں ہو سکتا۔ ہم اس دلیل کو قبول کرنے سے بھی قاصر ہیں کیونکہ یہ عام علم ہے کہ نامزد افراد کے نام پر لائسنس حاصل کیے جاسکتے ہیں۔ اگرچہ ان لوگوں کے پاس جالندور ضلع میں لائسنس نہیں ہیں لیکن ان کے پاس دوسرے اضلاع میں لائسنس ہو سکتے ہیں یا ہو سکتے ہیں۔ اس حقیقت سے کہ حراست کا حکم منظور ہونے کے ایک ماہ بعد ان کے لائسنس منسوخ کر دیے گئے ہیں، ہم یہ قرار دینے سے قاصر ہیں کہ اپیل گزاروں کے لیے کالے بازار کی سرگرمیوں میں ملوث ہونا اس بنیاد پر ناممکن ہے۔ اس سلسلے میں یکم اگست 1951 کے جلندور کے ضلع مجسٹریٹ کے مزید حلف نامے سے ایک اقتباس مفید طور پر نوٹ کیا جاسکتا ہے۔ انہوں نے بیان کیا:

"9 جون 1951 کے بعد دیگر ملوں کے سلسلے میں کپڑے کے کچھ ذخیرہ کو مفت فروخت کے کپڑے کے طور پر جاری کرنے کے احکامات جاری کیے گئے ہیں۔ مالکان کے نامزد افراد کی طرف سے جو بھی کپڑا ادا نہیں کیا گیا اور اٹھایا نہیں گیا وہ مفت فروخت کے لیے ملوں کو واپس کر دیا جائے گا: خط نمبر SLM/2-CYC.، مورخہ 31 مئی 1951، ٹیکسٹائل کمشنر، بمبئی سے، بمبئی اور احمد آباد کی تمام منتخب ملوں کو۔ یہ کپڑا بھارت کا کوئی بھی تھوک فروش بغیر کسی پابندی کے خرید سکتا ہے۔ صرف یہی نہیں، مفت فروخت کے کپڑے کو اجازت نامے کے بغیر ایک ضلع سے دوسرے ضلع منتقل کیا جاسکتا ہے: میمو نمبر 28894 سی ایس (c) 48791/50، تاریخ 2 جنوری 1951 کے ذریعے، جوائنٹ ڈائریکٹر، سول سپلائیز، اور حکومت پنجاب کے انڈر سکریٹری کی طرف سے ڈسٹرکٹ آرگنائزر، سول سپلائیز اینڈ راشننگ، لدھیانہ کو۔ پھر مفت فروخت کا کپڑا انفرادی فرموں سے بھی حاصل کیا جاسکتا ہے جنہوں نے کالابازاری کے ذریعے منافع کمانے کی سازش کی تھی۔ تھوک کپڑے کے خریدار کی طرف سے ضلع مجسٹریٹ کو فراہم کی جانے والی واحد معلومات یہ ہے کہ اس طرح کے کپڑے کی کتنی مقدار ضلع میں درآمد کی گئی ہے۔ ڈسٹرکٹ آرگنائزر کی رپورٹ کے مطابق کارپوریشن کی طرف سے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and
integrity of this document

جالندور میں ایسا کوئی کپڑا درآمد نہیں کیا گیا تھا لیکن اس بات پر یقین کرنے کی وجوہات ہیں کہ کارپوریشن ملوں سے مفت فروخت کے کپڑے میں اپنی خریداری کر رہی تھی اور ان گٹھریوں کو اعلی معیار کے متعین شدہ کپڑے کی گٹھریوں میں کمی کو پورا کرنے کے لیے استعمال کر رہی تھی جسے وہ ملوں کے ساتھ مل کر کالے بازار میں ٹھکانے لگاتے تھے۔ اس کے علاوہ، رتن چند ماترا داس فرم، جیسا کہ ڈسٹرکٹ آرگنائزر کے دستخط کردہ منسلک فہرستوں سے ظاہر ہوتا ہے، مفت فروخت کے کپڑے کا کاروبار کر رہی تھی اور کانگڑا کے ریزرو اور صوبائی ریزرو کے طور پر بھی کپڑا درآمد کر رہی تھی۔ اس کوٹے کا زیادہ تر حصہ کالے بازار میں بھی آ گیا۔ اسی طرح فرم مدھن گوپال نند لال اینڈ کمپنی بڑے پیمانے پر مفت فروخت والے کپڑوں کا کاروبار کر رہی تھی۔ یہ منسلک فہرست سے واضح ہو گا۔ کارپوریشن کے سکریٹری شانتی سروپ کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ وہ ہری چند بندرا بان فرم میں شراکت دار ہیں اور یہ فرم مفت فروخت والے کپڑوں کا بھی کاروبار کرتی تھی۔ ان کے ذریعہ حاصل کردہ مفت فروخت کا کپڑا ہمیشہ کالے بازار میں فروخت کیا جاتا تھا جیسا کہ ڈسٹرکٹ آرگنائزر نے اپنے میمو نمبر 6306/6734-ایم/سی ٹی/ڈو۔7 میں بتایا ہے، تاریخ 1 اگست، 1950، میرے میمو کے جواب میں۔ نمبر کچھ نہیں مورخہ 30 جولائی 1951۔ تھوک کپڑا کارپوریشن، جالندور کے لیے ملز یا دیگر تھوک فروشوں سے مفت فروخت کپڑا حاصل کرنے پر بالکل کوئی پابندی نہیں ہے اور نہ ہی رتن چند متھرا داس اور مدھن گوپال نند لال اینڈ کمپنی کے لیے مفت فروخت کپڑا حاصل کرنے پر کوئی پابندی ہے۔"

اس کے بعد اپیل گزاروں کی جانب سے یہ دلیل دی گئی کہ ان کے خلاف حراست کا واحد حکم 2 جولائی کا حکم تھا اور اس میں امتناعی نظر بندی ایکٹ کے کسی حصے کا حوالہ نہیں دیا گیا تھا اور یہ تجویز نہیں کیا گیا تھا کہ حراست کے اختیار سے کوئی اطمینان تھا۔ یہ دلیل دی گئی کہ 19 جون کا کوئی حکم کبھی بھی کسی بھی اپیل گزار کو نہیں دکھایا گیا یا ان پر عمل نہیں کیا گیا اور اس لیے ان کی حراست غیر قانونی تھی۔ اس بات کی نشاندہی کی جانی چاہیے کہ یہ تنازعات حراست میں لیے گئے افراد کے حلف نامے میں نہیں بلکہ ان کے رشتہ داروں کے حلف نامے میں اٹھائے گئے ہیں۔ ان کے حلف نامے سے یہ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and integrity of this document

ظاہر نہیں ہوتا کہ انہیں کوئی ذاتی علم ہے۔ اس نکتے پر حلف نامے صرف ان کے عقیدے اور معلومات پر مبنی ہیں اور معلومات کا ماخذ بھی ظاہر نہیں کیا گیا ہے۔ اس کے برعکس، ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا حلف نامہ ہے جس میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ 19 جون کے حکم کی شرائط کو ہر قیدی کو پوری طرح سے سمجھایا گیا تھا۔ حکمِ حوالگی کی رٹس کے لیے درخواستیں حراستی حکم کی خدمت کے بعد ایک ہفتے کے اندر دائر کی گئیں اور ہمیں نہیں لگتا کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے بیانات کی درستگی پر شک کرنے کی کوئی وجہ ہے۔ ہماری رائے میں حراست کے حکم پر تنقید کی اس بنیاد کا کوئی جواز نہیں ہے اور اس بنیاد پر حراست کو غیر قانونی نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔ عدالت عالیہ کے فیصلے پر ان بنیادوں پر تنقید کی گئی اور چونکہ ہم ان میں سے کسی بھی دلیل کو قبول کرنے سے قاصر ہیں اس لیے اپیلوں کو ناکام ہونا چاہیے۔

اپیل گزاروں میں سے ایک ایک کارپوریشن کا سیکرٹری ہوتا ہے و دیگر ایک فرم میں سیلز مین اور کلرک ہوتا ہے۔ ان کی جانب سے یہ دلیل دی گئی کہ وہ کالے بازار کی سرگرمیوں میں ملوث نہیں ہو سکتے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے حلف نامے میں جو کہا گیا ہے اس کے پیش نظر ہم اس دلیل کو قبول کرنے سے قاصر ہیں۔ اس بات کی نشاندہی کی گئی ہے کہ ایک سیکرٹری یا کلرک کو لانے کے علاوہ اور ان صلاحیتوں میں جو اپنے پرنسپل کی کالے بازار کی سرگرمیوں میں فعال طور پر حصہ لے رہے تھے، وہ خود کپڑے کی کالے بازار کی سرگرمیوں میں ملوث تھے۔ اگر اپیل گزاروں کے حوالے سے یہ اور دیگر حقائق متنازعہ ہیں تو مشاورتی بورڈ اس معاملے پر غور کرے گا۔ تاہم ان بیانات کی سچائی کا سوال فیصلہ کرنے کے لیے اس عدالت دائرہ اختیار میں نہیں ہے۔ چونکہ عدالت عالیہ کے فیصلے کے خلاف درخواست کی گئی تمام بنیادیں ناکام ہو جاتی ہیں، اس لیے تمام پانچوں اپیلیں مسترد کر دی جاتی ہیں۔

اپیلیں مسترد کر دی گئیں۔

تمام اپیلوں میں اپیل گزاروں کا ایجنٹ: آر ایس نرولا۔

جواب دہندہ اور مداخلت کرنے والے کے لیے ایجنٹ: پی اے مہتا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and integrity of this document